جنت کے وارث کون

سورت مؤمنون

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡنَ هُمۡ فِیۡ صَلَاتِهِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِهِمۡ اَوۡ مَا مَلَكَتۡ اَیۡمَانُهُمۡ فَاِنَّهُمۡ غَیۡرُ مَلُوۡمِیۡنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابۡتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡعٰدُوۡنَ ۚ﴿۷﴾ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ ۙ﴿۸﴾ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ عَلٰی صَلَوٰتِهِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ۘ﴿۹﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡوٰرِثُوۡنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ ؕ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۱﴾

بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے۔ جو اپنی نماز میں گڑ گڑاتے ہیں۔ اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں۔ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔ تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔ اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں۔ کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

انسان کی زندگی کے مختلف دور

روحوں کا جہاں

آپ یہاں ہیں

یہاں سب روحوں نے یہ اقرار اور وعدہ کیا کہ اے اللہ تو ہی ہمارا رب ہے اور دنیا میں جا کر تیرے حکم کے مطابق زندگی گزاریں گے۔

جب کچھ نہ تھا سوائے اللہ کے (عدم)

برزخ

روز قیامت

پاک روح کا مقام

ہمیشہ کے لیے جنت

گنہگار اور کافر کی روح کا مقام

جہنم

یہ یکطرفہ سفر ہے موت کے بعد کسی کو دنیا میں واپس نہیں بھیجا جائے گااور نہ ہی دوسرا موقع دیا جائے گا۔

روحوں کی پہلی مجلس
ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا
پوری کائنات
انسان

امانت (نیکی اور بدی کا اختیار)

سورت الاحزاب

اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَالۡجِبَالِ فَاَبَيۡنَ اَنۡ يَّحۡمِلۡنَهَا وَاَشۡفَقۡنَ مِنۡهَا وَحَمَلَهَا الۡاِنۡسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوۡمًا جَهُوۡلًا۔

بیشک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کیا اور اُس سے ڈر گئے اور انسان نے اٹھالی بیشک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے۔ سورۃ الاحزاب آیت 72۔

اسی آیت کے تحت تفاسیر کی کتب میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے ایک قول روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے انسان کی شرم گاہ کو پیدا کیا اور فرمایا میں اس کو تمہارے پاس امانت رکھ رہا ہوں۔ پس شرم گاہ امانت ہے۔ اور کان امانت ہیں اور آنکھ امانت ہے اور ہاتھ امانت ہیں اور پیر امانت ہیں۔ اور جو امانت دار نہ ہو وہ ایمان دار نہیں۔

روحوں کا جہاں
اللہ جل جلالہ
”کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟“
”کیوں نہیں اے اللہ تو ہی ہمارا رب ہے“
اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی ان کی پیٹھوں سے ان
کی اولاد نکالی تو ان سے خود ان کے مقابلے میں اقرار کرا لیا (یعنی ان
سے پوچھا کہ) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟۔ وہ کہنے لگے کیوں نہیں
ہم گواہ ہیں (کہ تو ہمارا پروردگار ہے)۔ یہ اقرار اس لیے کرایا تھا کہ
قیامت کے دن (کہیں یوں نہ) کہنے لگو کہ ہم کو تو اس کی خبر ہی نہ تھی
عہدِ وفا

آدم علیہ السلام کی اولاد سے عہد لیا

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ڔ شَهِدْنَا ڔ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ ھٰذَا غٰفِلِيْنَ۔ الاعراف

یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے انکی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا، کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی

الاعراف172

اور جب خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا (خدا نے) فرمایا کہ تم (اس عہد وپیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں

انبیاء علیہ السلام سے عہد لیا

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَاؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۱﴾ آل عمران

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

عہدِ اتباع
دنیاوی رکاوٹیں اور خواہشات
اے آدم کی اولاد ہم نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

اتباع کا عہد

اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَيۡكُمۡ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ‌ ۚ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۙ‏ ﴿۶۰﴾ یٰسٓ

اے اولادِ آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

انسان کی زندگی کے مختلف دور

روحوں کا جہاں

آپ یہاں ہیں

یہاں سب روحوں نے یہ اقرار اور وعدہ کیا کہ اے اللہ تو ہی ہمارا رب ہے اور دنیا میں جا کر تیرے حکم کے مطابق زندگی گزاریں گے۔

جب کچھ نہ تھا سوائے اللہ کے (عدم)

برزخ

روز قیامت

پاک روح کا مقام

ہمیشہ کے لیے جنت

گنہگار اور کافر کی روح کا مقام

جہنم

یہ یکطرفہ سفر ہے موت کے بعد کسی کو دنیا میں واپس نہیں بھیجا جائے گااور نہ ہی دوسرا موقع دیا جائے گا۔

جسم کے سات حصوں کے گناہ
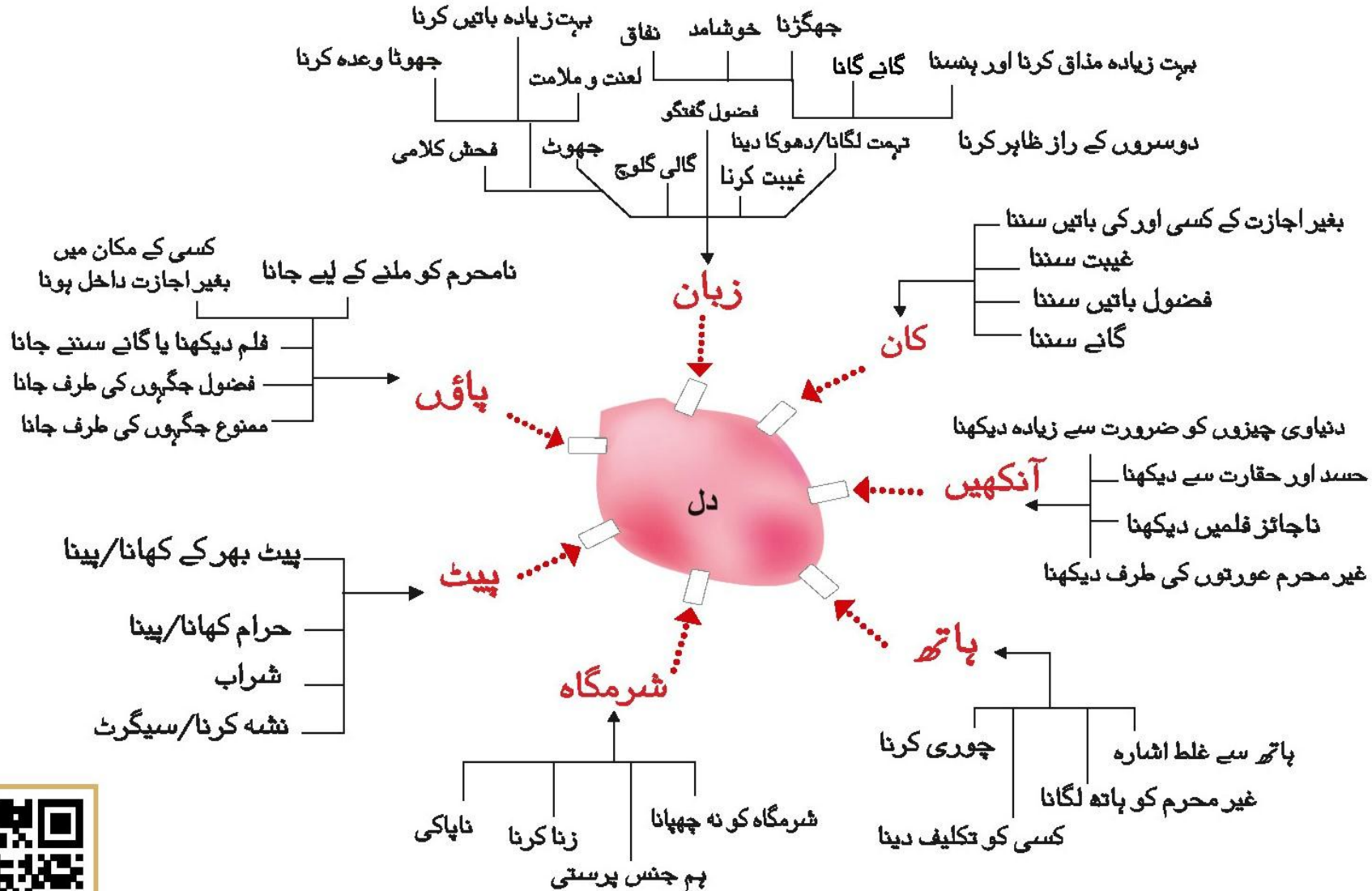
موت تک کی مختصر زندگی
اصل زندگی
(6سال)
چھ نہیں کرتا
(1سال)
پریشانیاں
(1سال)
سونا
(22سال)
باتھ روم
(2 سال)
کام/تعلیم
(15 سال)
بچپن
(13سال)
اب آپ یہاں ہیں
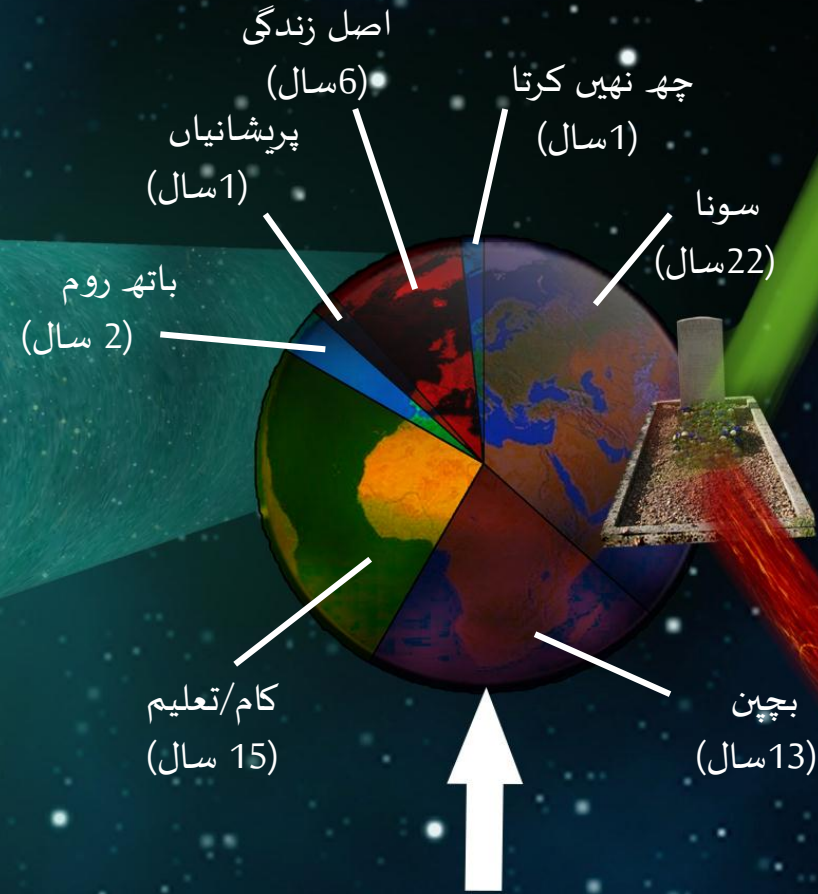
پہلا مرحلہ

سات اعضاء کا تزکیہ

زبان، کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں، پیٹ اور اعضائے شرم وحیا
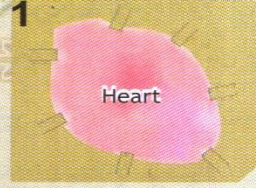
دل کی حالت جب بندہ پیدا ہوتا تھا۔
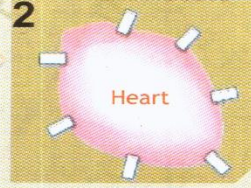
جب دل میں ایمان کا نور داخل ہوتا ہے۔
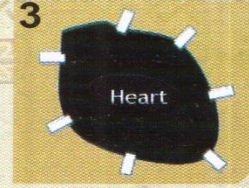
جب دل میں کفر داخل ہوتا ہے۔
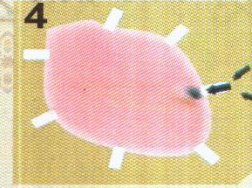
جب انسان گناہ کرتا ہے کسی بھی جسم کے حصے سے تو دل پر ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے۔
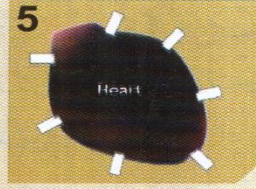
جب بندہ توبہ نہیں کرتا اور مسلسل گناہ کرتا جاتا ہے تو سارا دل زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ اب دل نیکی اور بدی میں فرق نہیں کر سکتا۔
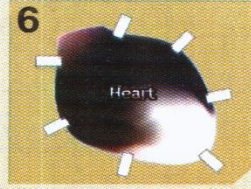
جب بندہ کوئی نیک کام کرتا ہے مثلاً ذکر، نماز اور تلاوت وغیرہ تو دل میں کچھ نور پیدا ہوتا ہے
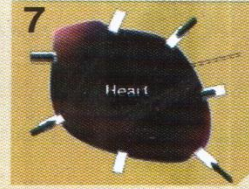
نیک اعمال کے ساتھ اگر بندہ اپنے جسم کے حصوں کو گناہوں سے نہ روکے تو ظلمت اور گندگی دوبارہ دل میں آجاتی ہے اور اس کی وہی حالت ہو جاتی ہے جس میں وہ پہلے تھا۔
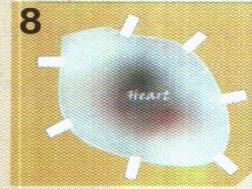
اگر انسان ایک ہی مرتبہ سات اعضاء کو گناہوں سے روک لے تو بھی یہ حالت مسلسل قائم نہیں رہتی کیونکہ ابھی ایمانی اور روحانی قوت کمزور ہے۔
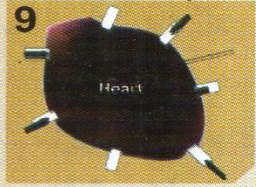
عارضی طور پر سات اعضا کو گناہوں سے بچانے کے بعد جب بندہ اس حالت پر قائم نہیں رہتا تو دل پھر پہلی زنگ آلود حالت میں آجاتا ہے۔
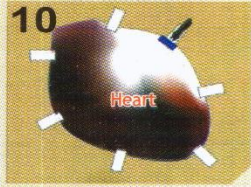
جب بندہ اس طریق کے مطابق اپنے ایک حصے کی مسلسل حفاظت کرتا ہے تو وہاں سے گناہ کی ظلمت اور گندگی داخل ہونا بند ہو جاتی ہے اور دل میں نیک اعمال کا نور قائم رہتا ہے
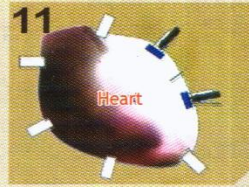
اسی طرح تیس دن مکمل پابندی کے بعد بندہ دوسرے حصے کو مثلاً کان کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے تو دل اور روشن ہو جاتا ہے۔
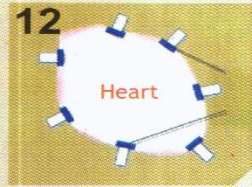
جب بندہ ہاتھ، پاؤں، زبان، کان، آنکھ، پیٹ اور شرمگاہ کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے تو سارا دل نیک اعمال سے روشن ہو جاتا ہے۔

دوسرا مرحلہ
خیالات اور سوچوں کو پاک کرنا

وہ رستہ اور سوچ جو نیکی کی طرف لے جاتی ہے

1

جب گناہ کا خیال آتا ہے تو یہ بندہ اللہ کی پناہ مانگتا ہے اور اپنی قوت ارادی استعمال کر کے اس پر عمل نہیں کرتا۔

2

گناہ کا خیال دوبارہ آتا ہے اور یہ بندہ بار بار اس سے بچتا ہے۔

3

بار بار بچنے کی مشق سے دماغ میں یہ صفت پیدا ہو جاتی ہے کو وہ برے خیالات کو رد کرنے لگتا ہے۔

4

آہستہ آہستہ یہ عادت برے خیالات سے ایک مضبوط ڈھال کی شکل کی اختیار کر لیتی ہے۔

5

آخر کار بری سوچوں سے پاک ہو کر روشن ہو جاتا ہے اور اللہ کے ساتھ اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے

وہ رستہ اور سوچ جو گناہ کی طرف لے جاتی ہے

1

گناہ کی چنگاری سوچ کی شکل میں انسان کے دماغ میں آتی ہے۔

2

بندہ اس گناہ کے بارے میں سوچنا شروع کر دیتا ہے۔

3

اب اس میں گناہ کی طرف میلان ہو جاتا ہے۔

4
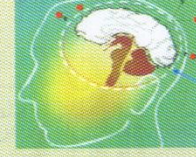
اب وہ گناہ کی چنگاری شعلوں اور آگ کی شکل اختیار کر لیتی ہے
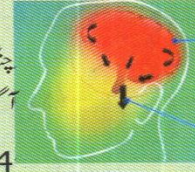
اب وہ ارادہ کرتا ہے گناہ کو کر گزرنے کے لیے۔

5

اب دماغ جسم کو حکم دیتا ہے گناہ کو عملی طور پر کر گزرے۔

گناہ کرنے سے دل اور دماغ زنگ آلودہ ہو جاتے ہیں۔

تیسرا مرحلہ
قلب اور نفس کا تزکیہ

بری صفات
(اخلاق)
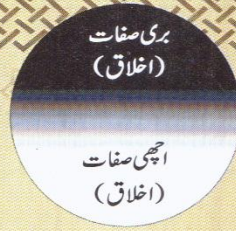
اچھی صفات
(اخلاق)

قلب میں اچھی اور بری دونوں صفات داخل ہو سکتی ہیں۔

یہ ایک بری صفت کی مثال ہے جب وہ دل میں قائم ہو جائے تو بہت سی اور بری صفتوں کا ذریعہ بنتی ہے۔

1 نفس امارہ

یہ اس دل کی حالت ہے جس پر بری صفات نے قبضہ کر لیا ہے ان میں سے ایک بری صفت چھوٹی بری صفات کے پیدا ہونے کا ذریعہ بنتی ہے۔

2
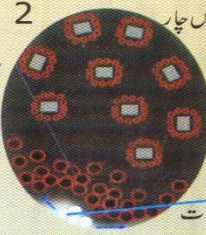
اس درجہ میں بندے کو دل میں چار اچھی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرائی جاتی ہے مثلاً اخلاص، صبر، شکر اور تواضع وغیرہ۔

اچھی صفات

3

اچھی صفات بڑھ رہی ہیں

اچھی صفات کمزور ہیں لیکن آہستہ آہستہ بڑھنا شروع ہو جاتی ہیں اور بری صفات کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہیں
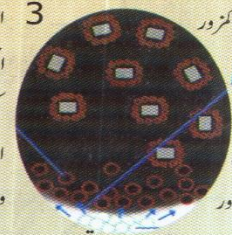
4 نفس لوامہ
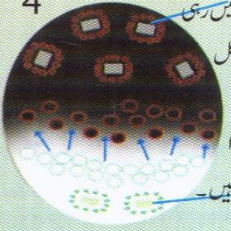
اب اچھی صفت بڑھ ہی نہیں رہی بلکہ وہ مضبوط قلعوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں جو کئی اور اچھی صفات کے پیدا ہونے کا ذریعہ بن جاتی ہیں

5
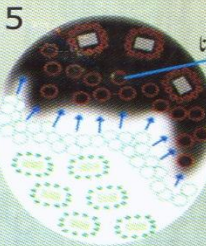
اب بری صفات کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور اچھی صفات مزید بڑھتی ہیں۔

6
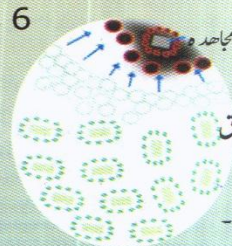
بندہ مسلسل مجاہدہ کرتا ہے تو برے اخلاق چند ہی رہ جاتے ہیں۔

7
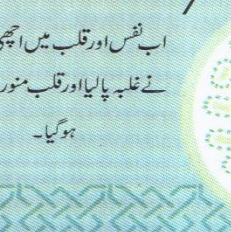
اب نفس اور قلب میں اچھی صفات نے غلبہ پا لیا اور قلب منور اور روشن ہو گیا۔

8 نفس مطمئنہ

مسلسل مجاہدے سے اب قلب کے اردگرد ایک حفاظتی حصار بن جاتا ہے جو برے اخلاق سے بندے کو محفوظ رکھتا ہے اور بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط ہو جاتا ہے جس کو احسان اور حضور مع اللہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

اچھی صفتیں

برے اخلاق

حصار
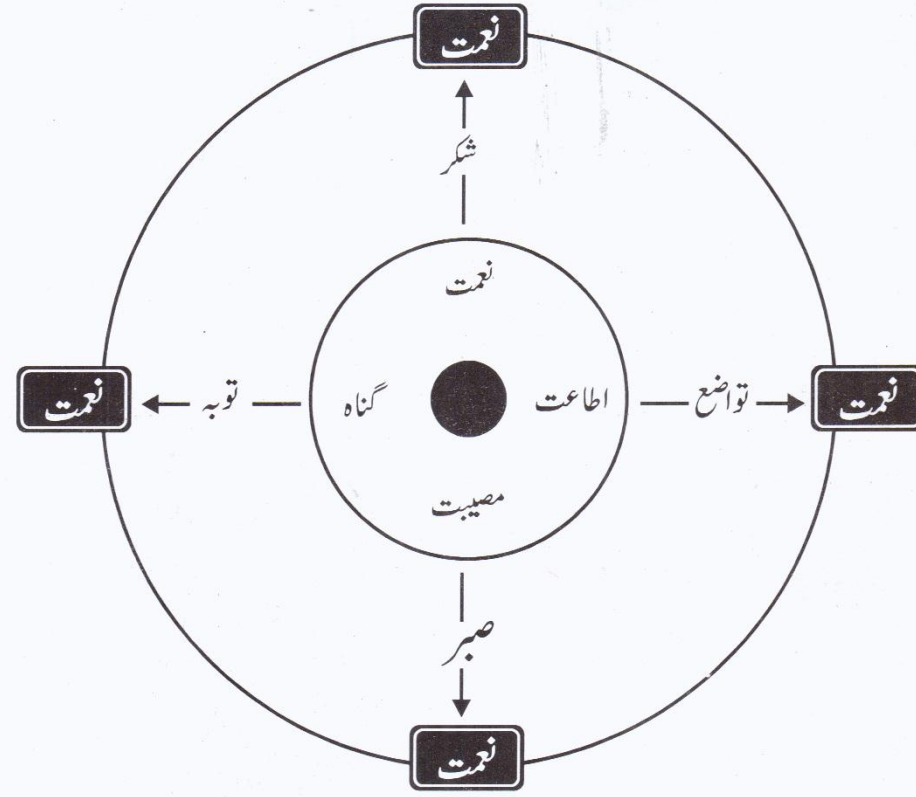
اس خاکے میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ان چار حالتوں میں درست ردعمل اختیار کرنے سے انسان کی کل زندگی نعمت بن جاتی ہے۔

چوتھا مرحلہ
قلب و باطن کا روشن ہونا

جب بندے کا جسم، نفس، ذہن، اور قلب پاک ہو جاتے ہیں تو اب وہ رسول ﷺ کی محبت اور اطاعت میں اونچا درجہ حاصل کرنے کے لیے حضور ﷺ کی مکمل پیروی کی کوشش کرتا ہے اور سید دو عالم ﷺ کی محبت اور اتباع میں اپنی زندگی کو رنگ لیتا ہے تو اسکو مزید اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ وہ ظاہر میں بھی حضور ﷺ کی سنت پر چلتا ہے اور باطن میں معرفت و مشاھد محمدی ﷺ سے بقدر اپنی حیثیت کے سیراب ہوتا ہے۔

جب بندہ رسول اللہ ﷺ کی محبت اور طریقہ زندگی کی مکمل پیروی کی کوشش کرتا ہے تو اللہ عزوجل اسکو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ اس بندہ کا ظاہر اور باطن اللہ کی اطاعت اور اسکی محبت سے منور ہو جاتا ہے اور اسکو اللہ تعالیٰ کا قرب اور اسکی رضا نصیب ہوتی ہے۔

جب ظاہر و باطن میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی محبت اور اطاعت ہی اسکی زندگی کا وظیفہ بن جاتا ہے اب وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو بھی اس صراط مستقیم کی طرف دعوت دیتا ہے جس پر چل کر خود اس نے اللہ کو راضی کیا۔ وہ مخلوق کو اللہ کے احکام اور حضور ﷺ کی سنت کی طرف دعوت دیتا ہے اور خود شریعت اور سنت پر استقامت سے قائم رہتا ہے اور اسی حالت میں وہ دنیا سے رخصت ہونے کی امید رکھتا ہے۔

اللہ کی رضا اور جنت کا راستہ
سب سے بڑا مقصد
(مقصود اعظم)
اللہ جل جلالہ کا فضل اور اس کی رحمت
چار صفات
تزکیہ
چار شرطیں
حضرت محمد ﷺ اور آپ کے طریقہ وسنت کو غلبہ دینا
اللہ کی ذات اور اسکے حکم کو غلبہ دینا
مخلوق پر شفقت
اللہ کی حضوری
چارصفات کا پہاڑ
4. روح اور باطن کا روشن ہونا
3. دل
2. دماغ
1. جسم
تزکیہ کا پل
مجاھدہ
فقہ
عقیدہ
توبہ - حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنا اور ضائع کردہ سے توبہ کرنا
چارشرطین کا پہاڑ
اللہ کی رضا اور جنت
عاجزی
اخلاص
اخلاص
حق کی طلب
سفر کا اختتام
دعوت وتبلیغ
سفر کا آغاز
موت ,قبر کے احوال , قیامت کا دن ,,جنت اور جھنم
نعت وحمد علم اور ذکر کی مجالس
نیک صحبت
دنیا کی حقیقت
انبیاء علیہم السلام صحابہ رضی اللہ عنہم اور اوولیاء اللہ رحمہم اللہ کی زندگیوں کے حالات
قرآن کی تلاوت اور سمجھ
غفلت اور گناھوں کی حالت
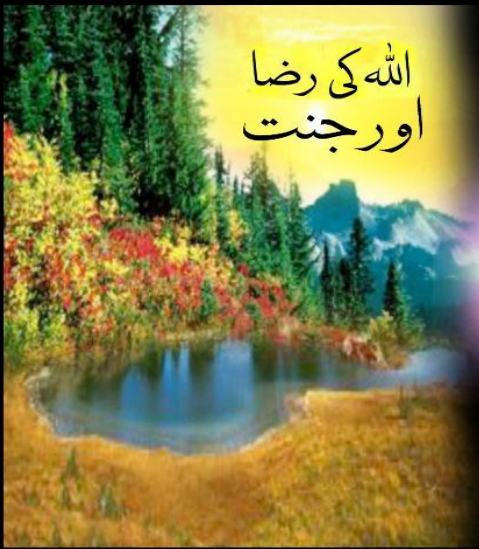
زبان کا تقویٰ

زبان کے متعلقہ تمام گناہوں سے مسلسل تیس (30) دن پرہیز کریں اگر اس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہو جائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتدا کریں۔

اللہ عزوجل ہم سب کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے آمین

کوشش	تاریخ شروع	دنوں کی تعداد																													
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30
1		✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✗																					
2		✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✗											
3		✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓
4																															
5																															
6																															
7																															
8																															
9																															
10																															
11																															
12																															
13																															
14																															
15																															
16																															

مثال

زبان کے متعلقہ گناہ

1۔ غیبت کرنا
2۔ چغلی کرنا
3۔ فضول گفتگو اور فحش کلامی
4۔ دوسروں کے راز ظاہر کرنا
5۔ نامحرم سے ضرورت کے بغیر گفتگو کرنا
6۔ زیادہ ہنسنا
7۔ جھوٹا وعدہ کرنا
8۔ دوسروں کے عیب بیان کرنا
9۔ جھوٹ بولنا
10۔ گالی دینا
11۔ گانا بجانا
12۔ لعنت ملامت کرنا
13۔ جھگڑا کرنا
14۔ خوشامد کرنا
15۔ مذاق اڑانا

نماز کے دس روحانی درجات

تاریخ شروع	درجہ		کوشش	دن																																							
	ظاہری	باطنی		۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
	۱	۱	۱																																								
	۲	۲	۲																																								
	۳	۳	۳																																								
	۴	۴	۴																																								
	۵	۵	۵																																								
	۶	۶	۶																																								
	۷	۷	۷																																								
	۸	۸	۸																																								
	۹	۹	۹																																								
	۱۰	۱۰	۱۰																																								

تربیتی اصول وضوابط

درجہ تیاری: ہر رکن یعنی قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ اور تشہد میں ایک مرتبہ یہ تینوں خیال یا ان میں سے ایک ضرور اپنے ذہن میں تازہ کرے۔ ۱) اللہ میرے ساتھ ہیں۔ ۲) مجھے دیکھ رہے ہیں۔ ۳) سن رہے ہیں۔

پہلا درجہ: ہر رکن میں تین مرتبہ یہ حضوری کے خیالات اپنے دماغ میں لائے۔

دوسرا درجہ: اب شروع سے لے کر مسلسل اللہ کی طرف دھیان لگائے رکھنے کی کوشش کرے۔ اپنے ارادے سے کوئی اور سوچ لے کر نہ آئے۔

تیسرا درجہ: اللہ کی طرف دھیان کے ساتھ ترجمہ نماز کا مفہوم بھی سوچے کہ میں اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ عرض کر رہا ہوں۔

روحانی صفات (اخلاص)

کوشش	تاریخ شروع	دنوں کی تعداد																													
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30
1																															
2																															
3																															
4																															
5																															
6																															
7																															
8																															
9																															
10																															
11																															
12																															
13																															

پہلا درجہ: تمام بڑے نیک کام مثلاً روزانہ پانچ نمازیں، ذکر بندے کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اور آخرت میں نجات اور اجر حاصل کرنے کیلئے کرنے چاہئیں۔

دوسرا درجہ: تمام نیک اعمال صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرنے چاہئیں۔ بندے کو اپنے احساسات کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔ مثال کے طور پر بعض اوقات آپ کا اعمال کرنے کو دل چاہتا ہے مگر کبھی کبھی آپکا رجحان اسطرف سے ہٹ جاتا ہے۔ دونوں باتیں ہی غلط ہیں کیونکہ ہم اپنے احوال اور احساسات کے غلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اس لئے بندے کو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے سب اعمال کرنے چاہئیں خواہ دل چاہے یا نہ چاہے۔

تیسرا درجہ: جب آپ اپنے نیک اعمال کریں تو اللہ تعالیٰ کی رضا کو پہلی ترجیح دیں اور جنت کی تمنا اس لئے کریں کہ اس میں رب تعالیٰ کا دیدار اور رضا حاصل ہوگی۔

چوتھا درجہ: جب اپنے اعمال کریں ان کو صرف اللہ تعالیٰ کیلئے کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا مالک ہے۔ اونچے روحانی درجات، مکاشفات اور کرامات حاصل کرنے کیلئے بھی اعمال نہ کریں کیونکہ یہ چیزیں اور احوال اللہ تعالیٰ تک پہنچنے میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ اعمال صرف اور صرف خالص اللہ تعالیٰ کیلئے کریں کیونکہ وہ ذات ایسی ہے کہ صرف وہی اس کی حقدار ہے۔

پانچواں درجہ: اللہ تعالیٰ کی عبادت خالص طور پر اللہ تعالیٰ کیلئے ہی کرنا کیونکہ جنت یا جہنم اور اس کے درجات کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے اور وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔

چھٹا درجہ: اللہ تعالیٰ کی عبادت بغیر کسی شرط کے کرنا اور کسی غرض اور ضرورت کے ساتھ اس کو مشروط نہ کرنا۔ امیری ہو یا غریبی، صحت ہو یا بیماری، عزت یا ذلت، تنگی یا آسانی، سکون یا بے سکونی غرض یہ کہ ان چیزوں کے ہونے یا نہ ہونے کے ساتھ عبادت کو متعلق نہ کرنا۔

ساتواں درجہ: اس بات پر یقین رکھنا کہ میں ابھی تک اخلاص حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور موت تک اس کیلئے کوشش اور مجاہدہ کرتا رہوں گا۔ اس طرح یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے اخلاص حاصل کرلیا ہے کیونکہ اخلاص کا مقام درحقیقت ایک اعلیٰ مقام ہے۔ اس لئے جو بندہ یہ سمجھے گا کہ میں نے کامل طور پر اخلاص کا مقام حاصل کرلیا ہے تو اس میں بھی خود پسندی اور تکبر پیدا ہوسکتا ہے مگر جب یہ سمجھے گا کہ میں اس کو حال کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تو اس سے اس خیال کی جڑ کٹ جائے گی۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانی سنتیں

تاریخ	شعبہ	تعداد			طریقہ
		۳	۵	۷	
	کھانا پینا				
	سونا				
	لباس				
	گفتگو				
	چلنا				
	سفر				
	جسم				
	عبادات				
	مالی معاملات				
	معاشرت				
	ازدواجی زندگی				
	اخلاق				

لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

Dhikr Diagram

‘*La ilaha il Allah*’

ناجائز خواہشات، زنگ، شہوت، گناہوں کے اثرات

الله